سوال

(192) عدت گزارنے والی عورت کام پر جاسکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لندن سے مسز شمیم لودھی لکھتی ہیں ''خاوند کے فوت ہونے پر بیوی کو عدت کے دن پورے کرنے ہوتے ہیں اور کافی شرائط بھی ہیں کہ وہ یہ نہیں کرسکتی' وہ نہیں کرسکتی' باہر نہیں جاسکتی۔ اگر عورت کے اوپر سب گھربار کا بوجھ پڑھ جائے اور مجبوراًاسے باہر نکلنا بھی پڑتا ہے جیسے اس ملک میں ایک دو ہفتے کے بعد عورت کام پر جانے لگتی ہے۔ اگر نہ جائے توسارے گھر کا نظام رک جاتا ہے۔ توایسی حالت میں عورت کےلئے کیا حکم ہے؟ ذراروشنی ڈالئے' بہت سی بہنوں کا سوال ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہوجائے توایسی عورت کےلئے چار مہینے دس دن ہے۔ اس مدت کے متعین کرنے کے مختلف اسباب یا حکمتیں ہوسکتی ہیں۔ بہرحال غرض یہی ہے کہ عورت کواتنا وقت دیا جائے کہ وہ خاوند کی موت کا صدمہ بھی برداشت کرلے اوراستبرائے رحم بھی ہوجائے۔ شریعت اسلامی میں عورت کےلئے بہتر اورمناسب تو یہی ہے کہ وہ اس دوران گھر کے اندر ہی رہے اورہر قسم کی زیب وزینت سے مکمل پرہیز کرے۔ قرآن حکیم کی سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۳۶ میں عدت کا ذکر ہوا ہے۔

خاوند کی وفات کے علاوہ طلاق کی شکل میں عدت کے دوران بھی عورت کےلئے باہر نکلنا ممنوع قراردی گیا ہے۔ چنانچہ سورہ طلاق کی آیت نمبر ا میں مردوں کواس بات سے روکا گیا کہ وہ عورتوں کو طلاق کے بعدعدت کے دوران ہی گھر سے نکال دیں اور عورتوں کو بھی اس بات سے منع کیاگیا کہ وہ خود گھروں نکل جائیں۔ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں مطلقہ عورتوں خصوصاًجن کے خاوند فوت ہوجاتےتھے انہیں سخت ذہنی اذیت سے دوچار ہونا پڑتا تھا انہیں تمام معاشرے سے الگ تھلگ کرکے ایک غلیظ وتاریک کمرے میں رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا اورگندے کپڑے پہننے کی پابندیاں لگائی جاتی تھی اورپھر اس کے بعد جاہلیت کی بعض فضول قسم کی رسمیں ادا کرنے کے بعد اس گھر یا کمرے سے باہر آتی تھیں۔ اسلام نے جہاں ان تمام پابندیوں کو ختم کیا اوراسے عزت ووقار کے ساتھ اسی گھر میں رہنے کا حق دیا۔ وہاں خوشبواورزیب وزینت کی دوسری اشیاء استعمال کرنے سے منع کیا۔

جہاں تک کام یا دوسری کسی ضرورت کے تحت باہر نکلنے کا تعلق ہے توقرآن کی تعلیمات اوراحادیث میں جوتفصیل آئی ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں تواس کی اجازت نہیں اورخیروبرکت اسی میں ہے کہ اسلامی احکام پر عمل کرکے عورت چارماہ دس دن گھر میں گزارے لیکن شدید ضرورت کے تحت عورت کو گھر سے باہر جانے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس ایک عورت آئی جس کا خاوند فوت ہوچکا تھا اوروہ عدت گزاررہی تھی۔ اس نے پوچھا کہ میرا والدبیمار ہے کیا میں اس کے یہاں

جا سکتی ہوں؟ ام سلمہ نے دن کے وسط میں جانے کی اجازت دے دی۔

ایک اور روایت میں ہے : ''شہدائے احد کی بیویوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ شکایت کی کہ گھر میں وہ تنہائی محسوس کرتی ہیں تو کیا ہم کبھی ایک دوسری کے پاس رات گزار سکتی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے انہیں ایک دوسری کے گھر میں جانے کی اجازت دی اور فرمایا کہ سونے کے وقت اپنے گھروں میں آ جایا کرو۔'' (نیل الاوطار)

اس طرح کی متعدد روایات اور صحابہ کرامؓ کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی عورتیں ضرورت کے مطابق اپنے گھروں سے باہر نکل سکتی ہیں۔

اس لئے آپ نے کام کرنے کے بارے میں جو دریافت کیا ہے یہ بھی ایک ضرورت اور مجبوری ہے جس کی وجہ سے عدت گزارنے والی عورت کو کچھ دیر کے لئے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ لہٰذا جس عورت کا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں کوئی کمانے والا بھی نہیں چھٹی بھی نہیں مل سکتی اور کوئی متبادل بھی نہیں تو ایسی صورت میں وہ کام پر جا سکتی ہے لیکن عام سادہ اور باوقار لباس میں جانا چاہئے اور زیب و زینت اور آرائش سے مکمل پرہیز کرنا ہوگا۔

حضرت جابرؓ سے ایک حدیث مروی ہے ''میری خالہ کو تین طلاقیں ہو چکی تھیں (وہ حالت عدت میں تھی) تو وہ کھجور کاٹنے کے لئے باہر گئی۔ اسے ایک آدمی نے منع کیا تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور یہ بات ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا تو باہر جا کر کھجوریں کاٹ سکتی ہے۔ ہوسکتا ہے تو اس طرح اللہ کی راہ میں صدقہ کرے یا کوئی خیر و بھلائی کرے۔'' (مسلم شریف)

اب اس حدیث سے بھی ہم یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ ضرورت اور کام کے لئے عورت باہر جا سکتی ہے کیونکہ عام حالت میں تو مطلقہ عورت کو بھی عدت کے دوران باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص409

محدث فتویٰ